آنے والے رشتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دینا جاد کا اثر تو نہیں ؟

ترفض المتقدمين للزواج فهل يمكن أن يكون سحراً ؟

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسيق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

آنے والے رشتوں كو قبول كرنے سے انكار كر دينا جاد كا اثر تو نہيں ؟

ميں اٹھائيس برس كى ہوں، بااعتماد اور دين كا التزام كرنے والى ہوں، الحمد لله ہر كوئى ميرا احترام كرتا اور مجھ سے محبت كرتا ہے، ميرى شادى نہيں ہوئى، سبب يہ ہے كہ جب بھى ميرا كوئى رشتہ آتا ہے تو ميں كوشش كرتى ہوں كہ اس ميں كوئى عيب نكالوں تا كہ اس رشتہ سے انكار كر دوں، ليكن پھر بعد ميں نادم ہوتى ہوں.
ميرى ايك سہيلى جو مجھ سے محبت بھى كرتى ہے اور ميرى مصلحت بھى چاہتى ہے كچھ ايام قبل اس نے مجھ سے كہا يہ جادو كى وجہ سے ہے جو چاہتا ہے كہ آپ كى شادى نہ ہو اس نے آپ پر جادو كر ركھا ہے.
ميں اس موضوع كے متعلق شرعى حكم معلوم كرنا چاہتى ہوں، آيا كيا ممكن ہے كہ واقعى ايسا ہو سكتا ہے ؟
يعنى كيا يہ ممكن ہے كہ وہ مجھے ايسا جادو كر ديں جو ميرے خيال ميں رشتہ سے انكار پيدا كر دے چاہے آنے والے رشتہ پر مطمئن بھى ہوں.
اور اگر يہ بات صحيح ہے تو يہ بتائيں كہ اس كا حل كيا ہے ؟
ميرى سہيلى نے مجھے يہ بھى كہا كہ كچھ ايسے افراد موجود ہيں جو يہ جادو ختم كر سكتے ہيں، برائے مہربانى ميرى مدد فرمائيں كيونكہ ميں اس واقع كى تصديق نہيں كرتى.

الحمد لله:
اول:
جس رشتہ كو قبول كرنے سے آپ انكار كرتى ہيں وہ دو حالتوں سے خالى نہيں:
پہلى حالت:
وہ شخص حقيقى طور پر برى صفات كا مالك ہو.
دوسرى حالت:
يہ آپ كا وہم اور خيال ہو، اور حقيقى طور پر كچھ نہ ہو.

اگر تو پہلی حالت والا شخص ہوتو آپ نے اس رشتہ سے انکار کر کے اچھا کیا ہے، کیونکہ عورت کے لیے تو وہی خاوند صحیح ہو سکتا ہے جو دین و اخلاق حسنہ کا مالك ہو، ایسا شخص ہی خیر و بھلائی کی راہنمائی کرتا ہے، اور اپنی بیوی کا اللہ کی اطاعت میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے، اور اپنی اولاد کی تربیت بھی اخلاق حسنہ اور اچھے اقوال و اعمال پر کرتا ہے.

لیکن یہاں ہم ایك تنبیہ کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی اہم ہے وہ یہ کہ دل اور اندر کے معاملات پر حکم لگانا بشر کے ذمہ نہیں ہے، اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیا گیا ہے، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ کو بھی نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے دلوں کو چاك کروں، اور نہ ہی یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کے پیٹ چاك کرتا پھروں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٤٣٥١) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٠٦٤).

جب ہمیں اس کا حکم ہی نہیں دیا گیا تو ہمارے لیے لوگوں کا جو کچھ ظاہر ہے وہی کافی ہے، لہذا جو بھی ہمارے سامنے خیر و بھلائی ظاہر کرتا ہے ہم اسے امن دیں گے، اور اس پر اس کے ظاہر کے مطابق ہی حکم لگائیں گے، باقی دلوں کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے.

عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگوں کا مؤاخذہ وحی کے مطابق کیا جاتا تھا، اب وحی منقطع ہو چکی ہے اب ہم وہ لیں گے جو ہمارے سامنے تمہارے اعمال ظاہر ہوتے ہیں، اس لیے جس نے بھی ہمارے لیے خیر و بھلائی ظاہر کی ہم اسے امن دیں گے، اور اسے قریب کرینگے، لیکن اس کے اندرونی اور سینہ کے معاملات پر ہمیں کوئی دسترس نہیں، اللہ اس کے اندرونی معاملات خوب جانتا ہے، اور جو کوئی ہمارے لیے

برائی ظاہر كرتا ہے ہم اسے امن نہيں ديں گے، چاہے وہ يہ كہتا پھرے كہ ميرا اندر صاف اور اچھا ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (٢٦٤١).

عزيز بہن: خدشہ ہے كہ اگر آپ لوگوں كو ٹٹولنے لگيں اور ان كے باطن كے بارہ ميں تلاش شروع كر دی تو پھر آپ كے ليے كوئی بھی سليم نہيں رہےگا؛ بلكہ آپ سب سے قبل اپنے آپ اور اپنے دل كو ديكھيں جو كچھ آپ لوگوں ميں عيب ٹٹولتی ہيں كيا وہ آپ ميں نہيں ؟

جو شخص اپنے كسی دوست ميں پائے جانے والے عيب سے چشم پوشی نہيں كرتا وہ قابل ملامت ہے، اور جو كوئی كوشش كر كے ہر عيب اور غلطی كو تلاش كرتا ہے تو وہ اسے مل جائيگی اور زمانے ميں اسے كوئی دوست ملےگا ہی نہيں.

معاويہ رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كو فرماتے ہوئے سنا:
" !! اگر تم نے لوگوں كے عيب ٹٹولنے شروع كر ديے تو تم نے لوگوں كو خراب كر ديا، يا پھر قريب ہے كہ تم انہيں خراب كر دو.

!! تو ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ كہنے لگے: معاويہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم سے ايك كلمہ سنا جس سے اللہ تعالی نے نفع ديا "
سنن ابو داود حديث نمبر (٤٨٨٨) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

مناوی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كيونكہ لوگ ايك دوسرے كی عيب جوئی كرتے ہيں اور غيبت وغيرہ كرتے ہيں، يا پھر تہمت لگتی ہے جس كی كوئی اصل ہی نہيں ہوتی، يا پھر مقام و مرتبہ والوں كی چھوٹی چھوٹی غلطيوں كی بنا پر ہتك عزت كرنا.

بعض اوقات عیب ٹٹولنے کی بنا پر وہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس خرابی کو دور کرنے کے لیے یہ کیا جاتا ہے لیکن اس کی بنا پر وہ اور زیادہ ہوجاتی ہے.

حاصل یہ ہوا کہ: شارع نے حتی الامکان ستر پوشی کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے "

دیکھیں: فیض القدیر (١ / ٥٥٩).

عزیز بہن: ہماری آپ اور ان بہنوں کو جو اپنے لیے مناسب خاوند کی تلاش میں ہیں یہ نصیحت ہے کہ: عورت کو اپنے لیے خاوند میں اخلاقی اور دینی طور پر جو شروط لگائیں اس میں تشدد سے کا مت لیں اس کی دو وجوہات ہیں:

پہلی وجہ:
ایسا ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس وہ امتیازات اور صفات نہ ہوں جو دینی اور جمال و خوبصورتی کے اعتبار سے ہوتی ہیں جس کی بنا پر صاحب اخلاق اور صاحب دین شخص ایسی عورت کو تلاش کرتا ہے اور اس کے ساتھ ملنا چاہتا اور ازدواجی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے، تو اس طرح اس کے اس رشتہ سے انکار کر دینے کی کوئی وجہ نہیں.

کیونکہ یہ مستحیل ہے کہ کوئی ایسا شخص آئے جس کے خیال میں ہو اور وہ اسے بطور بیوی اس کا رشتہ طلب کرے، اس لیے عورت کو یہ چیز مدنظر رکھنی چاہیے کیونکہ یہ بہت اہم ہے.

دوسری وجہ:
لوگوں میں درجات پائے جاتے ہیں کسی کا اخلاق اور دین کم ہے، اور کسی کا زیادہ، جس عورت کے لیے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جو صاحب دین اور بااخلاق ہو تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس آنے والے رشتہ سے بہتر اور اچھے بھی ہیں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ باقیوں سے بہتر ہو.

اس لیے اسے مناسب حد پر راضی ہو جانا چاہیے کہ وہ اس کا خاوند ہو اور اس کی ستر پوشی کرے، اور اس کی خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا بنے، اور اسے اپنے ایمان میں زیادتی کرنا پسند ہو، اور وہ اس کے پردے اور دین کو ناپسند کرنے والا شخص نہ ہو.

اگر دوسری حالت ہے تو زیادہ احتمال یہی ہے کہ یہ حسد اور جادو کے سبب سے ہے، اور اسے معطل کرنے والا جادو کہتے ہیں.

اس حالت کو جاننے کے لیے ممکن ہے کہ جب کسی باخلاق اور دین والے شخص کا رشتہ آئے اور اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جسے عیب کہا جائے تو آپ اسے قبول کر لیں اور وہ آپ کو قبول کر لے، اور پھر معاملہ مکمل نہ ہو، یا پھر آپ بغیر کسی ظاہری سبب کے ہی اس رشتہ سے انکار کر دیں تو آپ کو علم ہو جائیگا کہ یہ جادو ہے.

شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" رہا شادی کو معطل کرنے والا جادو: تو بہت ساری عورتیں تعطل کی شکایت کرتی ہیں؛ وہ اس طرح کہ شروط پوری ہونے اور کسی مانع کہ نہ ہونے کے باوجود شادی نہیں ہوتی.

اور بعض اوقات تو منگنی بھی ہو جاتی ہے، اور پھر ایجاب و قبول بھی ہو جاتا ہے لیکن پھر شادی مکمل کیے بغیر ہی واپس چلے جاتے ہیں، بلاشك و شبہ یہ ان حاسدوں کے عمل کی وجہ سے ہے جو اسے روکنے کے لیے کیا جاتا ہے، اور جس کی بنا پر یہ تغیر پیدا ہوتا ہے، حتی کہ بعض خاندان تو اپنی عورتوں کی شادی ہی نہیں کر سکتے اور وہ بیٹھی رہتی ہیں، اور اگر کسی کی شادی ہو بھی جائے تو پھر ایسا کچھ ہونے لگتا ہے جس کی بنا پر ازدواجی زندگی اجیرن بن جاتی ہے "

دیکھیں: الصواعق المرسلۃ فی التصدی للمشعوذین والسحرۃ (۱۷۵).

دوم:
الحمد للہ یہ دونوں معاملے حل کرنا بہت آسان ہیں اگر یہ حالت ہو کہ آپ جن شروط کی بنا پر شادی کرنا چاہتی ہیں ان میں شدت سے کام لیتی ہیں تو آپ جان لیں کہ اس کا حل یہ ہے کہ آپ اس شخص سے شادی کرنے پر راضی ہو جائیں جس میں مردانگی کی صفات پائی جائیں، اور وہ خیر و بھلائی کی پسند کرتا ہو اور دین پر عمل کرنے والا ہو جو حرام کاموں سے باز رہے، اس سلسلہ میں لوگ برابر نہیں ہیں.

اس لیے آپ ایسے شخص سے شادی کرنا قبول کریں جس کو نیك و صالح اور امانتدار اور دین پر عمل کرنے والے افراد اچھا کہیں، اور وہ آپ کے رشتہ کے لیے آنے والے شخص کے بارہ میں معلومات بھی رکھتے ہوں، اور آپ کی حالت کو بھی انہیں علم ہو؛ امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس میں خیر کثیر عطا فرمائیگا.

رہا اس کا حل کہ اگر آپ کو نظر لگ گئی ہے یا پھر آپ پر جادو کیا گیا ہے تو آپ کو یہ جادو ختم کرنے کے لیے شرعی طریقہ اختیار کرتے ہوئے دم وغیرہ کرنا چاہیے.
اس سلسہ میں آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

سوال نمبر (١٢٩١٨) اور (١١٢٩٠) اور (١٣٧٩٢).
جادو کے توڑ اور اسے ختم کرنے کے لیے لوگ تلاش کرنے کی ضرورت نہیں؛ بلکہ آپ خود اکیلی ہی شرعی دم کر کے ختم کر سکتی ہیں، اور اگر آپ کے لیےایسا کرنا مشکل ہو تو پھر آپ کوئی قابل اعتماد بہن تلاش کریں جو شرعی دم کرے، اور آپ کو چاہیے کہ اس کے لیے مردوں سے دور ہی رہیں.
اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مدد فرمائے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصیب کرے، اور آپ کے دل کو دین اسلام پر ثابت رکھے، اور آپ کے لیے نیك و صالح خاوند کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے.

واللہ اعلم .